از عدالتِ عظمیٰ

پنجاب کی ریاست اور دیگران

بنام

ڈاکٹر ہر بھجن سنگھ گریسی

تاریخ فیصلہ:12اپریل1996

[کے راماسومی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازم:

تادیبی-

سرکاری ملازمت میں ڈاکٹر-

سیلاب متاثرین کی دیکھ بھال کی ہنگامی ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے اور ڈیوٹی میں دیگر لاپرواہی کے الزام میں

-

تفتیشی افسر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجرم نے اعتراف کیا تھا کہ وہ معطلی کی مدت کے دوران نجی پریکٹس کر رہا تھا-

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

انکوائری افسر کے ذریعے ایسا کوئی بیان ریکارڈ نہیں کیا گیا۔

اس کے بعد مجرم نے بیان دینے سے انکار کر دیا۔

ملازمت سے ہٹانے کا تاوان عدالت عالیہ نے ہٹانے کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اور نتیجے میں فوائد کے ساتھ ملازم کی بحالی کی ہدایت کی۔

قرار پایا ہوا، عدالت عالیہ برخاستگی کے تادیبی کو کالعدم قرار دینے میں جائز ہو سکتی ہے لیکن ایسے معاملات میں نتیجہ خیز فوائد کے ساتھ براہ راست بحالی مناسب نہیں ہو گی اور اس مرحلے سے جس پر غلطی کی نشاندہی کی گئی تھی اس طریقہ کار پر عمل کرنے کے لیے معاملہ تادیبی اتھارٹی کو بھیجا جانا چاہیے۔

زیر التواء تفتیش کے مجرم کو معطل سمجھا جانا چاہیے

تاہم، چونکہ ملازم ملازمت سبکدوش ہو چکا ہے، اس لیے نئے سرے سے تفتیش کرنے کی ہدایت دینے میں کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہو گا۔

ملازم جو اجرت واپس کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7530، سال 1996۔

ایل پی اے نمبر 398، سال 1992 ڈی بی میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 17.11.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے منوج سوروپ۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی وی سہگل، سنجے سرن، فزانی حسین اور اشوک ماتھر۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔ مدعا علیہ پر 18 جولائی 1975 اور 21 جولائی 1975 کے درمیان سیلاب متاثرین کی دیکھ بھال کے ایمرجنسی میں ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ اس مزید ڈیوٹی میں دیگر لا مزید واہی کا الزام بھی عائد کیا گیا۔ تفصیلات ضروری نہیں ہیں۔ یہ بتانا کافی ہے کہ انکوائری کی گئی تھی اور انکوائری آفیسر نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے اعتراف کیا تھا کہ حکومت کی طرف سے معطلی کے حکم میں ہیڈ کوارٹر میں رہنے کی ہدایات کے باوجود وہ اپنی معطلی کی مدت کے دوران موگا میں نجی پریکٹس کر رہا تھا۔ اس کے مطابق، تادیبی تادیبی نے انہیں ملازمت سے ہٹا دیا جسے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا گیا۔ تعلیم یافتہ واحد جج نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور نتیجہ خیز فوائد کے ساتھ بحالی کی ہدایت کی۔ اپیل پر، ڈویژن بنچ نے ایل پی اے نمبر 92/398 میں 17 نومبر 1993 کے متنازعہ حکم میں اس کی تصدیق کی۔ اس طرح، خصوصیاجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ انکوائری آفیسر کی رپورٹ مدعا علیہ کے مبینہ اعتراف پر مبنی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے انکوائری افسر نے تحریری طور پر اپنا اعتراف نہیں لیا ہے۔ اس کے بعد، مدعا علیہ نے کوئی اعتراف کرنے سے انکار کیا ہے۔ جہاں تک مجرم کے انکار کا تعلق ہے، ہمارے پاس صرف انکوائری آفیسر کا بیان ہے جس کی تائید مدعا علیہ کے تحریری بیان سے نہیں ہوتی ہے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دینے میں جائز ثابت ہو سکتی ہے۔ اب یہ اچھی طرح سے طے شدہ قانون ہے کہ جب انکوائری ناقص پائی گئی تو نتیجہ خیز فوائد کے ساتھ براہ راست بحالی مناسب نہیں ہو سکتی۔ اس مرحلے سے جس پر غلطی کی نشاندہی کی گئی تھی اس طریقہ کار پر عمل کرنے اور قانون کے مطابق کارروائی کرنے کے لیے معاملے کو تادیبی تادیبی کو بھیجنے کی ضرورت ہے۔ زیر التواء تفتیش، مجرم کو معطلی کے تحت سمجھا جانا

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے۔ اس کے نتیجے میں ہونے والے فوائد کا انحصار انکوائری اور اس پر منظور کیے گئے حکم کے نتائج پر ہو گا۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ ہدایت کو خارج کرنے میں غیر قانونی کام کیا تھا۔ چونکہ مدعا علیہ ملازمت سبکدوش ہو چکا ہے، اس لیے اب نئے سرے سے تفتیش کرنے کی ہدایت دینے میں کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہو گا۔ تاہم، مدعا علیہ پچھلی اجرت کا حقدار نہیں ہے کیونکہ اس نے بطور ڈاکٹر سیلاب کے متاثرین کا علاج کرنے کی ذمہ داری سے انکار کیا تھا اور یہی معطلی کا سبب تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔ پچھلی اجرت کی اجازت نہ دینا پنشن کے فوائد کی گنتی کی راہ میں اس طرح رکاوٹ نہیں بنے گا جیسے وہ ملازمت میں ہی رہے ہوں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document